52

لڑکی کی اجازت کے بغیر نکاح

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام !ایک لڑکی جس کی شادی طے کر دی گئی تھی اور وہ سوات کی رہنے والی ہے وہ اپنے چچا کے گھر کراچی میں بطور مہمان ٹھہری ہوئی تھی کہ اس کے والد نے اس کو بتائے بغیر اس کا نکاح اپنی ذمہ داری پر کر دیا اور اسے فون وغیرہ پر بھی کوئی اطلاع نہیں دی برائے کرم بتایئے کیا یہ نکاح صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

صورت مسئولہ میں لڑکی کے والد نے اسکا نکاح اس کو بتائے بغیر کر دیا ہے تو یہ نکاح بالکل درست ہے۔ البتہ لڑکی اگر اس نکاح کو قبول نہیں کرنا چاہتی تو وہ عدالت سے رجوع کر کے یہ نکاح فسخ کرواسکتی ہے۔

کوئی لڑکی اگر ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو نکاح باطل تصور ہوگا۔

1 حدیث مبارکہ میں ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ»، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ «فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ»

”ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے۔ تین بار فرمایا اگر شوہر اس سے صحبت کر لے تو اس کو مہر دینا پڑے گا بسبب اس کے جو اس نے اس سے فائدہ حاصل کیا۔ اگر (ولیوں کا) جھگڑا ہو جائے تو حاکم ولی ہے اس کا جس کا کوئی ولی نہ ہو۔“ [1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

2 عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ»

”سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں۔“ [2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

لیکن ولی اگر لڑکی کی اجازت و رضا کے بغیر اسکا نکاح کر دے تو نکاح درست ہوتا ہے۔ البتہ لڑکی کو عدالت اختیار دے گی کہ اگر وہ اس نکاح پر رضامندی کا اظہار کرے تو اسے برقرار رکھا جائے گا اور اگر اس پہ راضی نہ ہو تو نکاح فسخ کر دیا جائے گا۔

3 عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

”سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ ایک جوان کنواری لڑکی نبی کریم ﷺ کے پاس آئی۔ اس نے بتایا کہ اس کے باپ نے اس کی شادی کر دی ہے مگر میں اسے ناپسند کرتی ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے اسے اختیار دے دیا۔“ [3]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

اسی لیے اولیاء کو یہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ نکاح سے قبل لڑکی کی رضامندی معلوم کر لیں۔

4 رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«لَا تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: «أَنْ تَسْكُتَ»

[1] سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب الولي، حديث: 2083. [2] سنن أبي داود، كتاب النكاح، باب الولي، حديث: 2085. [3] سنن ابو داؤد، کتاب النکاح، بَابٌ فِي الْبِكْرِ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَلَا يَسْتَأْمِرُهَا، حدیث: 2096.

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیوہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے مشورہ نہ کرلیا جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے۔ صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! کنواری عورت کی اجازت کیسے ہوگی؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے۔“[1]

تاہم اگر اولیاء عورت کی اجازت ورضا کے بغیر نکاح کردیں تو نکاح منعقد ہوجاتا ہے جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت میں نبی مکرم ﷺ نے ولی کے منعقد کردہ نکاح کو باطل قرار نہیں دیا بلکہ اسے درست قرار دیتے ہوئے عورت کو اختیار دیا ہے کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو فسخ کرسکتی ہے۔

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبيّنا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	[دستخط]	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[دستخط]
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)	[دستخط]	4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	[دستخط]
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)	[دستخط]	6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	[دستخط]
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)	[دستخط]	8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	[دستخط]
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)	[دستخط]	10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	[دستخط]

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

[1] صحیح البخاری، کتاب النکاح، بَابُ لَا يُنْكِحُ الأَبُ وَغَيْرُهُ البِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهَا، حدیث: 5136.